بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف تبصرے

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی نے آکر عرض کی، "حضرت، مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس کے باعث میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟" — تو آپؐ نے فرمایا، "اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کر، زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ!" — (یہ سن کر) اس اعرابی نے کہا، "مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میں ان اعمال میں نہ تو کچھ اضافہ کروں گا اور نہ ہی کچھ کمی!" — پھر جب وہ واپس جانے کے لیے مڑا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، "جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ اہلِ جنت میں سے کسی شخص کو دیکھے تو اس (اعرابی) کو دیکھ لے!"

(متفق علیہ)

اس حدیثِ رسولؐ اللہ میں دینِ اسلام کو ایک نہایت سادہ اور آسان صورت میں پیش کیا گیا ہے — لیکن جہاں اس دین کو ایسی سادگی کے معیار پہ پورا اترنا تھا، وہاں اسے "دین الحق لیظہرہٗ علی الدّین کلّہٖ" کے محاذ پر کسی بھی دَور میں اُٹھنے والی نت نئی شورشوں اور طرح طرح کے افکار و نظریات کے چیلنج کا نہ صرف مقابلہ و دفاع کرنا تھا بلکہ انھیں شکست سے دوچار اور مغلوبیت سے ہمکنار کرنا بھی تھا — چنانچہ گزشتہ ادوار میں اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالنے کے لیے جس قدر بھی طوفان اُٹھے اور جن نت نئے فتنوں نے جنم لیا، سبھی اسلام کی آہنی چٹان سے ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہوئے اور بالآخر اپنی موت آپ مر گئے — بلاشبہ اس کامیابی کا سہرا انہی محبانِ اسلام کے سر ہے جنھوں نے مخالفین کو انفرادی و اجتماعی، معاشی و اقتصادی، سیاسی و معاشرتی،

فکری ونظری، علمی اور عملی اور عقائد ونظریات کے بھی ہر میدان میں للکارا اور دعوتِ مبارزت دے کر انھیں ہزیمت سے دوچار کیا —— اور یہی وہ طائفہ منصورہ ہے کہ "تفقہ فی الدین" کی پُرپیچ گھاٹیوں میں علم وعرفان کے گھوڑے انھوں نے اس تیزی سے دوڑائے کہ دُوسروں کے لیے ان کی گرد کو پالینا تو کجا، انگشت بدنداں رہ جانے کے بغیر کوئی چارۂ کار نہ رہا!

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا غیر مسلم دانشور، مفکر اور سیاستدان جب بھی اس زعم میں مبتلا ہوا کہ وہ کسی بھی میدان میں حاملینِ اسلام کو شکست دے سکتا ہے، طبع آزمائی کے بعد خفت وندامت سے دوچار ہوا اور اس اعتراف پر مجبور بھی کہ وہ ابھی اس راستے کی ابتدائی منزلوں ہی سے ناواقف اور ناآشنا ہے —— کیوں نہ ہو، اہالیانِ اسلام "لا الٰہ الا اللہ" کی اس تلوار سے مسلح ہیں کہ جس کی کاٹ اپنی مثال صرف آپ ہے —— اور ان کے پاس "محمد رسول اللہ" کی وہ فراست وبصیرت موجود ہے کہ وار خالی جانے کے کوئی معنے ہی نہیں —— توحید ورسالت اور کتاب وسنّت ایسے ہی موتی ہیں کہ رُوئے زمین کے خزانے اُن کے سامنے ہیچ ہیں —— ایسے ہی راستے ہیں کہ جن پر چل کر ڈگمگاہٹ کا کوئی احساس ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسے ہی ہتھیار ہیں کہ باطل قوتیں ان کے سامنے ٹھہر ہی نہیں سکتیں —— اور ایسی ہی زبردست قوت ہیں کہ نتیجہ اس کے علاوہ اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا:

"لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ ولو کرہ المشرکون"

اور آج پھر باطل قوتیں اسلام کے خلاف صف آراء ہیں۔ الحادی اور لادینی فتنے پھر سے اس کوشش میں مصروف ہو چکے ہیں کہ کسی طرح اسلام کو نیچا دکھایا جاسکے۔ بلاشبہ ان کے پاس وہ بازو موجود نہیں جو اس میدان میں کامیابی کی ضمانت فراہم کرسکیں، لیکن اب انھوں نے مکاری کو ایک خطرناک اور مہلک ہتھیار کے طور پر آزمانا شروع کیا ہے —— جنگ وہی ہے لیکن انداز بدل دیا گیا ہے۔ لفظی بحثیں، قانونی موشگافیاں، فقہی ہیرپھیر، تفسیری مغالطے اور تاویل وتحریف انہی دشمنانِ دین کے اسلحہ خانے کے وہ تیر وسناں ہیں جو اسلام ہی کی کمین گاہوں میں بیٹھ کر اسلام ہی کے قلعہ پر برسائے جارہے ہیں —— گویا اس فصیل کو نقب اسی کی پناہ گاہ حاصل کرکے لگائی جارہی ہے۔ لہٰذا شدید خطرہ ہے کہ اگر ان اسلام دشمنوں کو اسلام ہی کے حصار میں رہ کر کھل کھیلنے کا موقع اسی طرح حاصل رہا اور ان کی سازشوں کو بے نقاب نہ کیا گیا تو اس حصار کو یہ اگر توڑ نہ سکے

تو کم از کم اس حد تک کمزور ضرور کر دیں گے کہ اس کی پناہ میں رہنے کے باوجود عامۃ المسلمین کی سلامتیٔ ایمان کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

ــــ اور دین و ایمان پر یہ حملے براہِ راست، علی الاعلان بھی جاری ہیں ــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس اعرابی کے جنت میں داخلہ کے لیے جن اعمال کا ذکر فرمایا تھا، ان میں ایمان باللہ اور نعمت شرک سرفہرست ہیں، لیکن افسوس کہ ملکِ عزیز پاکستان میں شرک اپنی انتہائی سرحدوں کو چھو رہا ہے ــــ خصوصاً جب سے محکمہ اوقاف نے "مزارات" کو اپنی تحویل میں لیا ہے، شرک اب سرکاری سرپرستی میں ہونے لگا ہے، اور میلوں ٹھیلوں میں غیر اسلامی رسوم کو عقیدت کی آڑ میں جو فروغ حاصل ہوا ہے، نہ صرف ملک کی گزشتہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی بلکہ سرکار کی پشت پناہی سے اب اس سے ممانعت اور روک ٹوک کا تصور تک محو ہو چکا ہے ــــ اور ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ دینی اخبارات و جرائد میں اگر اس کے خلاف کوئی آواز اٹھائی بھی جاتی ہے تو اسے فرقہ واریت اور قابلِ اعتراض مواد سے موسوم کر کے سنسر کے ذریعے ان اخبارات کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے ــــ اِن حالات میں ہم نہیں سمجھ سکتے کہ پاکستان میں نفاذِ اسلام کا فریضہ کیونکر ادا ہو سکے گا۔ جبکہ ہم بارہا یہ کہہ چکے ہیں کہ نفاذِ اسلام کی اوّلین خشت عقیدۂ توحید کو دلوں میں راسخ کرنا اور شرک کی مکمل بیخ کنی ہے کہ ہر نبی نے کسی بھی قوم کی اصلاح کے لیے اپنی دعوت و تبلیغ کا آغاز نکتۂ توحید ہی سے کیا ہے۔ لہٰذا حکومت اگر اپنی سرپرستی میں میلوں ٹھیلوں کا اہتمام کر کے، بالفاظِ دیگر شرک کو سرکاری تحفظ بھی فراہم کرتی ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ پاکستان میں نفاذِ اسلام کی تمناؤں کو بھی اپنے دل میں بسائے ہوئے ہے تو کتاب و سنت کی روشنی میں نفاذِ اسلام کی یہ کوششیں ایک سنگین مذاق سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں:

"مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ"

ــــ اس بات کو ملک کا برسرِ اقتدار طبقہ جس قدر جلد سمجھ جائے گا، اسی قدر یہ بات نفاذِ اسلام کے سلسلہ میں بھی اور خود اس کے اپنے حق میں بھی بہتر اور مفید ثابت ہو گی ــــ ورنہ نتیجہ، ناکامی تو درکنار، تباہی اور ہلاکت کے علاوہ اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا:

"أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ــــ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ"

اور اگر ہماری یہ صداء بصحرا ثابت نہ ہو تو زہے نصیب، کہ ان حالات میں سب سے گراں قدر ذمہ داری علماء اسلام کے سر ہے۔ ضروری ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر متحد ہوں اور دینِ اسلام پر ان چھپے اور کھلے دشمنوں کے مسلسل اور پیہم حملوں کا نہ صرف دفاع کریں بلکہ انھیں شکست و ہزیمت سے دوچار بھی کریں ـــ اور اس مقصد کے لیے جہاں تعلیم کے میدان میں "فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ" کے مؤثر ہتھیار سے دوبارہ لیس ہوں وہاں دعوت و تبلیغ کے میدانوں میں بھی خالصۃً لوجہ اللہ نئے ولولوں اور جذبوں کے ساتھ اتر پڑیں ـــ کہ یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر وہ نہ صرف اپنے اسلاف کی قابلِ قدر روایات کو پھر سے زندہ کر سکتے ہیں، بلکہ کفر و شرک کے ہولناک ویرانوں کو شمع اسلام کی جگمگاتی روشنیوں سے بقعۂ نور بھی بنا سکتے ہیں ـــ کیا عجب کہ آپ کی یہ کوششیں برآئیں اور منزل آپ کے سامنے کھڑی مسکرا رہی ہو:

"لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ ولو کرہ المشرکون!"

واللہ الموفق!

اکرام اللہ ساجد

اگر آپ کے نام آنے والے رسالہ پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر موجود ہے تو اپنا سالانہ زرِ تعاون فوراً دفتر کے نام روانہ فرمائیں۔

یا

آئندہ پرچہ بذریعہ وی۔پی۔پی وصول کرنے کے لیے تیار رہیں۔

آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو فی الفور مطلع فرمائیں۔ (شکریہ!)

منیجر